THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the January 28th, 2022
(317th Session)
Volume I, No.11
(Nos. 01-19)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume I SP.I (11)/2022
No. 11 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Fateha 2
3. Questions and Answers 3
4. Leave of Absence 25
5. Presentation of report of the Standing Committee on Science & Technology on [The National Metrology Institute of Pakistan Bill, 2022] 27
6. The National Metrology Institute of Pakistan Bill, 2022 27
    - Mr. Ali Muhammad Khan Minister of State for Parliamentary Affairs .. 32
    - Senator Mustafa Nawaz Khokhar 33
    - Senator Sherry Rehman 34
    - Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri 35
    - Senator Farooq Hamid Naek 36
    - Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House 37
7. The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2022 39

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the January 28th, 2022

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اَللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤

ترجمہ: کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے۔ (وہ) معبود برحق بے نیاز ہے۔ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا۔ اور کوئی اُس کا ہمسر نہیں۔

(سورۃ الاخلاص: آیات 1 تا 4)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔ جمعہ مبارک۔ سیکرٹری کامرس تشریف لائے ہیں۔ آج اس ایوان میں موجود ہیں۔ سیکرٹری صاحب، منگل کے دن اس ایوان سے غیر حاضر تھے۔ سیکرٹری صاحب! ایوان میں آ جایا کریں اور منسٹری کے لوگوں کو بھی باقاعدگی سے بھیجیں تاکہ وہ Rota Day پر ایوان میں available رہیں۔ جی، ٹھیک ہے علی محمد صاحب۔ جی، میں بلوچستان کے علاقے کیچ میں سیکورٹی فورسز اور باقی بھی اگر کہیں کوئی افراد شہید ہوئے ہیں تو ان تمام اور فورسز کے جوانوں کے لیے فاتحہ کر لیتے ہیں۔ جی سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب۔

Fateha

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! صرف ایک سیکنڈ۔آپ نے اُس دن ایوان میں discussion بھی کروائی تھی کہ terrorism on the increase ہے اور اب بلوچستان کے علاقے کیچ میں ایک مہینے میں دوسرا incidence ہوا ہے۔ اس incidence میں 10 لوگ شہید ہوئے ہیں۔اسی طرح، کل کوہاٹ میں ایک oil field exploration company میں جو incident ہوا ہے that is also a terrorist attack. آج کے اخبارات میں Adviser on National Security کی ایک statement چھپی ہوئی ہے جو statement انہوں نے کل National Assembly کی کمیٹی میں دی کہ Afghanistan کی سرزمین ابھی تک پاکستان میں terrorism activities کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔لہٰذا، میری آپ سے ایک مرتبہ پھر گزارش ہو گی، اُس دن بھی میں نے گزارش کی تھی اور وزیر صاحب نے اس ایوان میں آ کر تھوڑی سی بات تو کی، لیکن یہ ایک ایسا issue ہے اور continuously reoccurring issue ہے بہت اچھا ہوا اگر اس issue پر آپ Committee of the Whole کی meeting بلالیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے ۔ مجھے اگر لیڈر آف دی اپوزیشن اور قائد ایوان لکھ کر بھجوادیں تو میں meeting بلالوں گا۔ جی سینیٹر مشتاق احمد صاحب آپ تمام شہدا کے لیے دعا کر لیں۔

(اس موقع پر ایوان میں بلوچستان کے علاقے کیچ میں پاک افواج کے شہدا اور کوہاٹ کے واقعہ میں شہید ہونے والے افراد کے لیے فاتحہ کی گئی)

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! اگر آپ مہربانی کریں تو میں صرف ایک منٹ میں اس واقعہ پر اپنی بات مکمل کرلوں۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! ابھی Question Hour ہے۔ابھی سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب اس پر بات کر چکے ہیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب ! یہ ایک ایسا issue ہے کہ ہماری پاک افواج کے 10 فوجی شہید ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! اگر اصول کی بات کی جائے تو اس پر ایک detailed discussion ہو چکی ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

Questions and Answers

Mr. Chairman: We now take up Question Hour. Question No.104 Senator Shahadat Awan Sahib.

*Q. No. 104. **Senator Shahadat Awan:** Will the Minister-in-charge of the Cabinet Division be pleased to state the mode and procedures for registration of local and international social media firms by the Pakistan Telecommunication Authority indicating the number and details of firms registered under the social media regulations during the last one year?

Minister-in-charge of the Cabinet Division: 1. On 13th October 2021, the federal government approved Blocking of Unlawful Online Content (Procedure, Oversight and Safeguards) Rules, 2021 (Rules), promulgated under section 37(2) of Prevention of Electronic Crime Act, 2016 (PECA).

2. Under Rule 7(6)(a) of the said Rules, a Significant Social Media Company having more than 0.5 Million users in Pakistan or is in the list specially notified by the Authority for this purpose from time to time, has to register itself with the Authority, separately for each Application/Service. PTA has placed the registration form on its website www.pta.gov.pk which can be submitted by applicants through e-mail "SM-Reg@pta.gov.pk" or postal address "Director (WAD), PTA HQs F-5/1, Islamabad or by physically visiting office of Director (WAD). So far PTA has registered two companies *i.e.* Joyo Technology Pakistan (Private) Ltd. (Snack Video) and BIGO Service Pakistan (Private) Ltd. (BIGO Live, Likee)

so far while other Significant Social Media Companies are being pursued for Registration.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر شہادت اعوان: جناب ! جی، بالکل میرا سپلیمنٹری سوال ہے ہمیں rules بنانے میں 2016 سے 2021 تک پانچ سال کا عرصہ لگا ہے۔ فاضل وزیر صاحب نے کہا کہ انہوں نے صرف two companies registered کیں ہیں اور میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جیسے instagram, facebook, twitter, youtube جن کے کئی million users ہیں اور وہ PTA کے ساتھ register نہیں ہیں۔ کیا ایسے registered نہ ہونے والوں کے خلاف کوئی penalty impose کی ہے یا نہیں؟

Mr. Chairman: Adviser to the Prime Minister, Babar Awan Sahib.

جناب ظہیر الدین بابر اعوان (مشیر برائے پالیمانی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر شہادت اعوان صاحب نے پوچھا ہے کہ جو بڑے users ہیں جن کے نام انہوں نے لیے ہیں کیا وہ registered ہیں، اگر نہیں ہیں تو ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے۔ ہماری ان کے ساتھ negotiations چل رہی ہیں۔ Negotiations کے ذریعے سے ہم ان کو persuade کر رہے ہیں اور اگر کوئی compliance نہیں کرے گا تو اس کی stage بعد میں آئے گی۔ فی الحال صرف دو companies آگے بڑھی ہیں۔ Social Media Companies Registration کا بڑا آسان PTA کی website پر ایک form ہے اس کے ذریعے سے registration ہے۔ ہم ان کو بتا رہے کہ یہاں registration کرنا ضروری ہے اس لیے کہ اب یہ regulate ہو گیا ہے through the regulator.

جناب چیئرمین: سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ۔ جی، آپ سپلیمنٹری سوال کریں پلیز۔

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری: جناب ! شکریہ، آخر میں وزیر صاحب نے بتایا کہ while other significant social media companies are being pursued for registration. Is it the PTA's job to purse them

or you know to give them enough information and all that, میں پوچھنا چاہوں گی کہ being pursued کا کیا مطلب ہے؟

Mr. Chairman: Adviser to the Prime Minister, Babar Awan Sahib.

Mr. Zaheer ud Din Babar Awan: Mr. Chairman! that's why I used a proper word that we are negotiating with all these companies those who have not been prepared as yet to register in Pakistan. We will register them for sure.

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اکرم صاحب۔ آپ ضمنی سوال کریں پلیز۔

سینیٹر محمد اکرم: میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پوچھنا چاہوں گا کہ بلوچستان میں radio and TV stations coverage بہت محدود ہیں۔ بلوچستان کے مکران ڈویژن، گوادر اور تربت میں صرف دو radio and stations ہیں۔ ان stations کی range بہت کم، ایک بات۔ دوسری بات، گوادر میں ان کی اپنی کوئی building نہیں ہے۔ سنا ہے، شہر سے بہت دور تقریباً 25 کلومیٹر کی مسافت پر ایک building تعمیر کرنے کی تجویز زیر غور ہے ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اکرم صاحب، آپ کا سوال اس سے relate نہیں کرتا۔ آپ کوئی fresh question لے آئیں۔ سینیٹر افنان اللہ صاحب۔ بہت شکریہ سینیٹر سعدیہ عباسی صاحبہ۔ سینیٹر افنان اللہ صاحب، آپ ضمنی سوال کریں۔

سینیٹر افنان اللہ خان: جناب! شکریہ، social media کی regulation پوری دُنیا میں زیادہ تر نہیں کی جاتی۔ پاکستان میں ضرور social media کو regulate کرنا چاہیے اور blasphemous content کو ضرور دیکھنا چاہیے لیکن اس پر حکومت کوئی بھی policy بنائے تو یہ ذہن میں رکھے کہ کوئی ایسی policy نہ ہو جس میں ہم twitter and Facebook block کر دیں۔ Twitter and Facebook کو بند کرنے سے ملک کا پوری دُنیا میں ایک بہت بُرا image جائے گا۔ میرا سوال فاضل وزیر صاحب سے ہے کہ policy

formation کس stage پر ہے اور حکومت ان چیزوں کو consider کر رہے ہیں یا نہیں؟ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Adviser to the Prime Minister, Babar Awan Sahib.

Mr. Zaheer ud Din Babar Awan: Mr. Chairman! Sir, the policy formations started as back as in 2016 under the Prevention of Electronic Crime Act (PECA) and thereafter the rules were framed. Basically, the total area in which the last Government and this Government have worked is to have the control over the unlawful online contents and for that the procedure oversight and safeguard rules were framed in 2021 for the first time. So it has travelled beyond the policy making, it is now being actualised on the ground.

جناب چیئرمین: سینیٹر شہادت اعوان صاحب! آپ اس سوال پر پھر سے سپلیمنٹری کر رہے ہیں؟

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! وزیر صاحب سے ایک چھوٹی سی clarification درکار ہے کہ جو unlawful contents ہیں انہیں block or remove کرنے کے لیے تو قانون ہے لیکن اسے save کرنے یا protection کے لیے کوئی rule کیوں نہیں ہے؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ پاکستان نے اپنا YouTube, Twitter introduce کروایا ہے تو پاکستان کے ساتھ local setup کیوں register نہیں ہوا؟

Mr. Chairman: Honourable Adviser to the Prime Minister on Parliamentary Affairs.

Mr. Zaheer ud Din Babar Awan: They have partly argued this and now registration is compulsory from our point of view and it is within the domain and territory, this law extends to the territory of Pakistan. Therefore, we are in negotiation and I have been just told by Senator Ali Zafar that in the Committee they have called

the stakeholders and I was told by the PTA, that the negotiations are going on and different segments of the society, who are the users, have been called in the Committee as well.

Mr. Chairman: Next Question No.107. Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur.

*Q. No. 107. **Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur:** Will the Minister for Information Technology & Telecommunications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Pakistan stands at serial No. 97 at Network Readiness Index 2021 lagging behind neighbouring states, if so, reasons thereof; and

(b) the steps being taken by the Government to increase the accessibility of people towards internet facilities in Pakistan especially the availability of public WIFI?

Syed Amin Ul Haque: (a) It is fact that Pakistan has been ranked 97th/ 130 in NRI 2021 showing an improvement of 14 positions since 2020 where it was ranked 111/134. In 2021, out of 130-countries assessed against four pillars, Pakistan is at 73rd position in Technology in 2021 showing an improvement from 97th rank in 2020, followed by impact 92, governance 108 and people 105.

Pakistan has done well in mobile tariffs (65th) international bandwidth (16th), adoption of emerging technologies (68th), investment in emerging technologies (49th), annual investment in telecom service (42nd), active mobile subscribers (9th), ICT regulatory environment (57th), ICT services export (34th). However,

indicators including gender gap (91), public and use of open data (100), E-commerce legislation (112) and internet shopping (120) are some of the not so well performing indicators of Pakistan.

In Asia and Pacific, Pakistan is ranked 18th and lags behind other countries.

(b) The Government of Pakistan through Ministry of IT & Telecom and PTA have taken several initiatives to improve the ICT indicators in Pakistan. Especially gender inclusion has been an area of concern and MoIT / PTA are working on it. In this regard, MoIT has re-energized the ICT for girls, and ITU initiative. PTA has rigorously taken up the matter and is in the process of devising digital inclusion strategy and will be launching digital accessibility projects with Telecom Operators and international telecom organizations like A4AI and GSMA. Similarly, availability of public WIFI is another area in which PTA is working and in this regard access to broadband at the Airports is being ensured in addition to public areas like malls and markets. The government is working on improving cyber security in the country and has recently announced National Cyber Security Policy, 2021. E-commerce Policy 2019, Cross Boarder B2C Regulatory Frame-work, 2020 are steps in improving the e-commerce eco-system in Pakistan. Similarly, the Draft Data Protection Bill, 2021 will also help improving Pakistan ranking in NRI.

Mr. Chairman: She is not present. Next Question No. 108. Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur.

*Q. No. 108. Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur: Will the Minister for Information Technology & Telecommunications be pleased to state:

(a) the details of spectrum auction made by PTA/Frequency Allocation Board since 2014 till to date indicating also the total revenue generated therefrom; and

(b) whether it is a fact that tons of spectrum in five more bands is laying unused, if so, the time when the same will be auctioned?

Syed Amin Ul Haque: (a) The total spectrum auctioned by PTA/FAB since 2014 is as under:

a. 850 MHz = 10 MHz
b. 1800 MHz = 29 MHz
c. 2100 MHz = 30 MHz

Total revenue generated from the Spectrum Auctions till date is US$ 2,081.82 million. Details of spectrum allocated to the Operators (15xyear term) is at Annex-A.

(b) Spectrum is a scarce resource and is being made available to the operators through Policy Directives by the Federal Government by obtaining input from Frequency Allocation Board (FAB). FAB prepares Table of Frequency allocation, in line with International Tele-communication Union (ITU) Radio Regulations for all bands *i.e.* Cellular, Wireless Local Loop, Law Enforcing Agencies (LEAs) or any other utilization etc. Some of the important aspects in relation to the response of the Question are:

(a) The 5xbands being considered as vacant have not been mentioned.

(b) MoITT has issued Draft Policy Guidelines for future 5G technologies and spectrum availability as per Annex-B. Details of the spectrum being considered is as under:

(1) 700 MHz-Spectrum will be made available after re- framing.

(2) 2.3 GHz - Spectrum is currently with Govt. entities, will be made available after vacation.

(3) 2.6 GHz - 53 MHz available.

(4) 3.5 GHz - 115 MHz is available; 170 MHz assigned to WLL operators, will be made available after 2024.

(5) 2100 - 2x15 MHz is available.

(c) Spectrum for 5G will be auctioned by PTA as and when Policy Directive will be issued by the Government of Pakistan.

Annex-A

Year	Spectrum (MHz)	Bandwidth (MHz)	Base price	Auction Price (US$ Mn)	Winner	Base price in US$ Mn (per MHz)
2014	2100	10	USD 295 Million	300.9	PMCL/ Jazz	US $ 29.5/ MHz
	2100	10	USD 295 Million	306.92	CMPak (Zong)	US $29.5/ MHz
	1800	10	USD 210 Million	210		US $21 / MHz
	2100	5	USD 147.5 Million	147.5	Telenor Pakistan	US $ 29.5 / MHz
	2100	5	USD 147.5 Million	147.5	PTML Ufone	US $ 29.5 / MHz
2016	850	10	USD 395 Million	395	Telenor Pakistan	US $ 39.5 / MHz
2017	1800	10	USD 295 Million	295	PMCL/ Jazz	US $ 29.5 / MHz
2021	1800	9	USD 279 Million	279	PTML Ufone	US $ 31/ MHz
Total				**US$ 2081.82 mln**		

Annex-B

DIGITAL PAKISTAN

5G Strategic Plan & Policy Guidelines

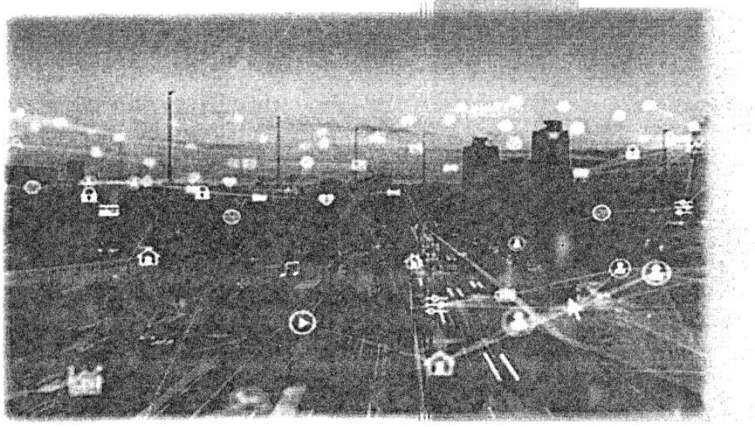

Draft Policy Guidelines

Ministry of IT & Telecommunication

Government of Pakistan

Government of Pakistan
Ministry of Information Technology and Telecommunication

DIGITAL PAKISTAN

Considering the feedback of 5G readiness plan after consultation with all relevant domestic & International stakeholders following "draft recommendations" may be considered with the below objectives for timely 4th Industrial Revolution & 5G Technology deployment in Pakistan.

Objectives

i. Socioeconomic development of Pakistan
ii. Broadband proliferation and promote effective utilization of Spectrum
iii. Promote consumer welfare (user experience, affordability, etc.)
iv. Enhance digital inclusion and E-Governance
v. Promote innovation entrepreneurship and Startups in ICT sector
vi. Economic growth in the ICT sector

Policy Guidelines

(1) For efficient utilization of the IMT spectrum and timely launch of commercial 5G ecosystem in Pakistan, improvement of mobile broadband services, phase wise availability of at least 840 MHz (including the current licensed spectrum) for IMT in low and mid-bands by the end of 2024 or first half of 2025 (i.e after expiry of WLL licences by 2024) may be planned as per best practices. In this regard, maximum possible spectrum bandwidth shall be made available in the following IMT spectrum bands which are already approved by the FAB for re-farming subject to process of re-farming as per Section 8.5 of the Telecom Policy 2015:

a. (B28/n28) 700 MHz
b. (B40/n40) 2.3 GHz
c. (B41/n41) 2.6 GHz – efforts to clear litigation be expedited
d. (B42-43, B52/n78) 3.5 GHz - 3300 MHz - 3415MHz is available; 3415 – 3600 MHz be made available after completion of re-farming and expiry of WLL Licenses in 2024
e. Available spectrum in (B3/n3) 1800 MHz and (B1/n1) 2100 MHz
f. mmWave bands (n257, n258 and n261 etc.) may be made available while its use shall be subject to market demand assessment.

(2) **Frequency Allocation Board (FAB)** shall make the maximum possible interference free bandwidth available as mentioned in para (1)

(3) Efforts should be made for expeditious resolution of respective court cases by MoIT&T, PTA, FAB and PEMRA. Attorney General Office and Ministry of Law & Justice shall provide all support for vacation of these IMT bands for inclusion in Spectrum Auction planned in early 2023.

(4) PTA shall carry out the **appointment of reputed consultant(s)** after issuance of 5G Policy Guidelines fulfilling codal formalities, in order to recommend to GoP on:

a. Investment friendly spectrum auction design to provide an opportunity for both existing and prospective operators to acquire maximum IMT spectrum.

b. Per MHz spectrum price determination in USD or PKR, payment terms like flexible/ dynamic installment plan.

c. IMT/5G Spectrum Block sizes, minimum bandwidth per operator in line with international best practices.

d. Number of operators, tenure of license, regional/national IMT spectrum licensing models, license template including rights and obligations; and supportive changes to the licensing regime, auction rules and optimum timelines related to the auction process to offer better visibility, preparation and confidence to the investors and facilitate successful 5G launch.

e. Incentives for auction winners with commitment on 5G roll out.

f. Spectrum sharing and Trading, active sharing and national roaming

g. Recommendations on sharing of IMT bands between IMT/5G and other services including Satellite.

(5) The spectrum assignment shall continue to be technology neutral.

(6) MoIT&T may review the Right of Way policy to facilitate telecom network deployment.

(7) MoIT&T shall finalize the Spectrum Re-farming Framework for IMT bands after recommendations/consultation from PTA, PEMRA and FAB. Process of spectrum refarming shall be realized through a policy directive and Spectrum Refarming Committee comprising of MoIT, FAB, PTA/PEMRA and incumbent users, in line with the Telecom Policy 2015.

(8) To enable the 5G technological eco system, Ministry of Finance in consultation with MoIT&T, PTA, FAB and any other relevant stakeholders to finalize incentives be reflected in the Financial Bill 2022 included but not limited to the following:

a. Tax rebate, Tax rationalization and elimination of duty tariff on import of all components of high end 4G and 5G devices (smartphones, IOT devices, and CPEs) across all slabs to promote local manufacturing of high end 4G and 5G devices including handsets and customer premises equipment (CPE), 2G handsets (CBU) import shall be banned.

b. Duty free IMT/5G network ready equipment imports to facilitate 5G readiness and mobile broadband to support wider mobile broadband and 5G networks deployment.

c. Special incentives for global Telecom equipment vendors to establish assembly and production lines in Pakistan to promote local assembly of IMT/5G and IoT eco system devices including chipsets.

(9) Licensee shall establish at least one 5G Innovation & test centers/labs to scale up 5G eco system for startups and entrepreneurship activities at their own cost for citizens free of charge for academia and research purpose at GoP designated institute all over Pakistan-within 02 years of the grant of license

(10) Extensive non-commercial 5G trials (mobile and fixed) shall be supported. Trials may include establishment of 5G hotspots in academic institutions, incubation centers, research organizations etc. Existing training programs within MoIT&T/Ignite should incorporate digital skills that support 5G use-case discovery process.

(11) MoIT&T and PTA shall lead 5G awareness and orientation campaign for other ministries and departments (including Science & Technology, Education, Health, Agriculture etc.) to enable them to develop coordinated policies and use cases relevant to mobile broadband and 5G.

(12) The MoIT&T and PTA along with the Ministry of Health, Pakistan Environmental Protection Agency and other stakeholders should engage in a public education campaign in relation to 5G reassuring the public about the safety of the technology.

(13) All relevant stakeholders including MoIT&T, MoF, PTA and FAB to work in parallel for conduct of spectrum auction in 2023.

Suggested Timelines & Milestones:

1. PTA to commence hiring of consultant for Auction Process after issuance of 5G Strategic plan and Policy guidelines.

2. Finalization & Reflection of Incentives by Finance Committee in the Finance Bill FY 2022-2023 – June 2022.
3. PTA consultation recommendation finalization for Policy Directive by December 2022.
4. Commercial launch target is first quarter 2023.

Mr. Chairman: She is not present. Next Question No.109. Senator Muhammad Qasim.

*Q. No. 109. **Senator Muhammad Qasim:** Will the Minister-in-charge of the Aviation Division be pleased to state

(a) whether it is a fact that Quetta International Airport lacks the basic facilities like, Money Exchange ATM Machine, luggage wrapping machine, etc. if so; and

(b) whether there is any proposal under consideration to provide the above facilities, if so, the deadline for provision of the same at Quetta International Airport?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a and b) Basic facilities like ATM Machine are being provided at QIAP. Currently, one ATM Machine is operational at the airport. Other facilities like baggage wrapping, money exchange will be made available at QIAP in due course for which tenders are under process.

Mr. Chairman: He is not present. Last Question No. 110. Senator Saifullah Abro.

*Q. No. 110. **Senator Saifullah Abro:** Will the Minister-in-charge of the Aviation Division be pleased to state:

(a) the time since Moenjodaro airport, District Larkana, is non-operational with reasons thereof; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to make the

said airport Operational in the interest of people of the area?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a) Moenjodaro Airport is an operational Airport equipped with allied facilities to accommodate Aircraft *i.e.* ATR. However, scheduled commercial traffic stands suspended since 2018 due to commercial non-viability of the Airlines.

(b) Flight operations from Moenjodaro airport will be commenced upon request by airline operators.

Mr. Chairman: Any supplementary? Yes, Senator Saifullah Abro sahib.

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! موہنجوداڑو ائیرپورٹ River Indusکے right sideپر ہے، یہ اس شہر میں ہے جس کی تہذیب پانچ ہزار سال قدیم ہے، اس ائیرپورٹ سے 5 regular flightsچلتی تھیں، 2017 سے اس ائیرپورٹ کو بند کر دیا گیا ہے۔جیکب آباد سے کراچی تک جائیں، آپ کو River Indusکے right sideپر کوئی ائیرپورٹ نہیں ملے گا۔Last timeہم نے سنا کہ ملتان سے کوئٹہ کے لیےflight startکی گئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! میرا سوال ہے کہ موہنجوداڑو ائیرپورٹ سے کب flights startکی جائیں گی؟

Mr. Chairman: Minister of State for Parliamentary Affairs please.

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! آپ کو بھی میری طرف سے جمعہ مبارک ہو۔ سوال کا جواب دینے سے پہلے میں ایک وضاحت دینا بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ رضا ربانی صاحب نے بہت اہم issueاٹھایا ہے۔آپ کی اجازت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو ان سے attribute ہوا ہے، انہوں نے کل in camera briefingدی ہے، پارلیمان کو ہر issueپر باخبر رکھنا ہماری responsibilityہے۔ان کی وضاحت آئی ہے کہ کسی اخبار میں ان کے حوالے سے کچھ attributionکی گئی ہے۔ میں ان کا یہ ٹویٹ پڑھ دیتا ہوں، جس

میں انہوں نے واضح کیا ہے کہ ان سے جو concern چیز آئی ہے اس پر انہوں نے بات ہی نہیں کی بلکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ on record سب کچھ موجود ہے۔ انہوں نے وضاحت کی ہے کہ میں نے یہ بات ہی نہیں کی کہ افغانستان soil ہمارے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی ہے اور فرمایا ہے کہ:

> "The briefing to the Standing Committee on foreign policy was in camera and on the record, what was said can be verified by the Committee. The story below is mischaracterized and quotation attributed to me is incorrect".

اگر انہیں دوبارہ کوئی وضاحت چاہیے تو وہ آ کر وضاحت کر دیں گے۔ جناب چیئرمین! جہاں تک ابڑو صاحب کے سوال کا تعلق ہے تو میں ان کی اطلاع کے لیے عرض کروں کہ 2017 سے نہیں بلکہ 2018 سے flights close ہیں، اس کی وجہ unavailability of commercial flights ہیں۔ موہنجوداڑو fully operational ہے، ATR کے لیے ہر وقت available ہے۔ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ کب تک start ہو گا تو جب تک commercial mechanism نہیں آتا، commercial flights operate نہیں ہوتیں، sustainability کا ایک issue ہوتا ہے جسے یہ خود بھی سمجھتے ہیں۔ بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اس پر work ہو تاکہ اس پر کوئی business model بنے اور commercial flights شروع ہو سکیں۔ ماضی میں بھی یہ چلتا رہا ہے، آپ سب کو معلوم ہے کہ PIA کے کچھ مسائل بنے اور یہ خسارے میں چلا گیا، اس وجہ سے جو cost effective نہیں ہے، اسے cut down کیا گیا ہے، تقریباً تین چار سال ہو گئے ہیں۔ ان شاء اللہ hopefully in future یہ دوبارہ operational ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: میری گزارش ہے کہ سب لوگ mask پہن لیں کیونکہ وائرس پھر سے پھیل رہا ہے۔ سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب چیئرمین! پاکستان میں جتنی private airlines ہیں جب وہ operations start کرتی ہیں تو ان کی domestic میں minimum flights ہوتی ہیں۔ انہیں جب دو تین سال بعد international license مل جاتا ہے تو وہ at the cost of domestic routes international routes پر زیادہ چلنا شروع ہو جاتے ہیں کیونکہ وہاں پر ان کی profitability زیادہ ہوتی ہے۔ I understand کہ private enterprises نے profitability کی طرف جانا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: No suggestion, سوال کریں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب چیئرمین! میں سوال کی طرف آ رہا ہوں، اس سے پہلے ذرا ماحول بنانا پڑتا ہے۔ میرا سوال ہے کہ جتنے بھی private airlines ہیں ان پر پابندی لگانا ضروری نہیں ہے کہ جب انہیں international routes ملیں تو انہوں نے minimum domestic routes کو maintain کرنا ہے، کیونکہ وہ لوگ باہر چلے جاتے ہیں اور domestic route suffer ہوتا ہے جس سے ہمارے actual domestic travellers کو پریشانی ہوتی ہے۔ کیا ان پر یہ چیز لاگو ہونی چاہیے کہ نہیں؟

Mr. Chairman: Minister of State for Parliamentary Affairs please.

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! minimum نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہے۔ ان کے ساتھ agreement میں ہوتا ہے کہ آپ نے کچھ load periphery سے اٹھانا ہے اور main frame پر بھی چلنا ہے لیکن کرتے یہ ہیں کہ periphery پر جانے کی بجائے ان کو ایک جرمانہ ہوتا ہے، اسے بھر لیتے ہیں اور جاتے نہیں ہیں۔ اس issue کو دیکھ رہے ہیں کہ ہم نے جن لوگوں کو لائسنس دیے ہیں وہ peripheries میں جائیں، موہنجوداڑو یا چھوٹے اسٹیشن سے انہوں نے passengers کو اٹھانا ہے۔ اس سلسلے میں ہم انہیں جرمانے کرتے ہیں۔ ان کی suggestion note کر لی گئی ہے کہ صرف جرمانہ نہیں بلکہ you have to make sure کہ آپ نے agreement کیا تھا کہ ہم چھوٹے stations پر بھی service provide کریں گے، یہ ایک on-going process ہے جو ان کے ساتھ چلتا رہتا ہے۔ معزز

ممبر کی suggestion بہت important ہے، یہاں پر aviation کا سٹاف آیا ہوا ہے، میں خود بھی غلام سرور خان صاحب سے اس سلسلے میں بات کروں گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر کیسٹو بائی صاحبہ! سپلیمنٹری سوال کیجئے۔

سینیٹر کیسٹو بائی: جناب چیئرمین! اس حکومت کے آنے کے بعد صرف PIA نہیں بلکہ تمام ادارے خسارے میں ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ PIA کا خسارہ دور کرنے کے لیے انہوں نے صرف سندھ کے ہی airports کیوں بند کیے ہیں، موہنجوداڑو، نواب شاہ کا بہت اچھا ائیر پورٹ ہے، حیدر آباد کا ائیر پورٹ بھی بند کیا ہوا ہے۔ خسارہ دور کرنے کے لیے صرف سندھ کے airports ہی کیوں بند کر رہے ہیں۔ میرا دوسرا سوال ہے کہ حیدر آباد میں booking office تھا، اسے بھی بند کر دیا گیا ہے، لوگوں کو چار پانچ گھنٹے کا سفر کر کے booking کراچی کے لیے جانا پڑتا ہے۔ منسٹر صاحب بتائیں کہ جو لوگ انہیں support نہیں کرتے کیا ان کے لیے ہی مشکلات پیدا کرتے ہیں؟

Mr. Chairman: Minister of State for Parliamentary Affairs please.

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں جتنی کوشش کروں کہ سیاسی جواب نہ دوں لیکن مجھے یہ اسی طرف کھینچ کر لے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ غیر سیاسی سوال ہے۔

جناب علی محمد خان: قائد ایوان صاحب کہہ رہے ہیں کہ جانے دیں۔ میں کہنا چاہوں گا کہ یہ Pakistan International Airline ہے اور عمران خان صاحب کے ہوتے ہوئے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ صوبائیت یا نسلی امتیاز کی بنیاد پر international airline کو چلائیں۔ میں اپنی چھوٹی بہن کو یقین دلانا چاہتا ہوں، ہماری honourable سینیٹر صاحبہ ہیں، سندھ سے ہیں، ہمارے لیے honourable ہیں، کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے کہ خدانخواستہ سندھ کو PIA کم اہمیت دیتا ہے بلکہ کراچی تو ہمارا سب سے important station ہے۔ صرف سندھ میں نہیں بلکہ اور صوبوں میں بھی، بلوچستان میں اور خاص طور پر خیبر پختونخوا اور پنجاب میں کچھ ایسے چھوٹے stations ضرور ہیں جو ماضی میں چلتے رہے، پھر آپ لوگوں کی کرم فرمائیوں کی وجہ سے وہ بند ہو گئے۔ اب ان کو ہم دوبارہ چالو کر رہے ہیں لیکن وہ تب چالو ہوں گے جب ان کی potential commercial viability available ہو گی۔ میں یقین دلانا چاہتا ہوں، آپ کا اگر کوئی

بھی خدشہ ہے کہ کسی صوبے کو خدانخواستہ کم اہمیت دی جاتی ہے، اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ پاکستان انٹرنیشنل ائیر لائن پورے پاکستان کے لیے ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب نے کہا ہے کہ چھوٹا سا ایک سوال ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! اتنی گزارش ہے، چھوٹا سا شہر ہے پاکستان کا لاہور، اس کا ایک اور چھوٹے سے شہر اسلام آباد کے ساتھ پچھلے دو سال سے operation بند پڑا ہے۔ لاہور اسلام آباد کا flight operation پچھلے دو سال سے بند پڑا ہے۔ لوگوں کی medical reasons ہوتی ہیں، وہ ساڑھے چار گھنٹے کا travel نہیں کر سکتے، there are multiple reasons اور جب پوچھا جاتا ہے، کہا جاتا ہے کہ کر رہے ہیں۔ پچھلے دو سال سے لاہور اسلام آباد operation بند ہے۔ دونوں چھوٹے چھوٹے شہر ہیں، ہماری استدعا ہے کہ وزیر موصوف تک یہ بات پہنچادی جائے۔

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب! میرے دل میں تارڑ صاحب کا انتہائی احترام ہے۔ میں ان کی بات سمجھ گیا ہوں، چھوٹے شہر تو بالکل نہیں ہیں؛ ایک پاکستان کا دل ہے اور دوسرا، پوری امت مسلمہ کا دل ہے۔ پاکستان کا دل لاہور ہے اور امت مسلمہ کا دل اسلام آباد ہے کیونکہ ان شاءاللہ، وہ وقت آئے گا جب اسلام آباد کی ہاں اور ناں میں دنیا کی ہاں اور ناں کے فیصلے ہوں گے۔ آپ نے جو تجویز دی ہے، اسے نوٹ کر لیا گیا۔ ان شاءاللہ، میں personally اس پر Minister of Aviation غلام سرور خان صاحب کے ساتھ بیٹھتا ہوں اور اس پر بات کرتا ہوں۔ میں یہ recommend کرتا ہوں کہ اگر ہاؤس کی sense اجازت دے تو حکومت کی طرف سے میں recommend کرتا ہوں کہ اس سوال کو آپ کمیٹی میں بھیجیں تاکہ وہاں دوبارہ تفصیل سے اس پر مزید بات ہو جائے۔

جناب چیئرمین: مولانا فیض محمد صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر مولوی فیض محمد: ہمارے خضدار کا ایئرپورٹ کافی مدت سے بند ہے۔ ہر چیز اس پر موجود ہے لیکن جہاز نہیں جاتا، ہمیں بڑی پریشانی ہے اور ہم لوگ تکلیف میں ہیں۔

جناب چیئرمین: علی محمد خان صاحب۔ بلوچستان والوں کی بات سنیں۔

جناب علی محمد خان: جناب! چونکہ ہمارے honourable سینیٹر صاحبان کے اس پر بہت concerns ہیں اور وہ بڑے valid ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس چھوٹے سے وقفۂ سوالات میں حل ہونے والا issue نہیں ہے۔ وزارت کی طرف سے میری recommendation ہے کہ اسے ہم کمیٹی میں لے جاتے ہیں، وہاں بیٹھ جاتے ہیں، جو جو honourable سینیٹر صاحبان کے اپنے علاقے کے حوالے سے خدشات ہیں، یہاں پر ان کو اگر موقع نہیں بھی ملا تو وہ اگر ہمارے چیئرمین آفس سے رابطہ کریں اور وہاں انہیں بلالیا جائے، اپنے اپنے station کے حوالے سے تفصیلی گفتگو وہاں ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: اس کے لیے تو لگتا ہے Committee of the Whole بلانی پڑے گی۔

جناب علی محمد خان: وہاں Minister of Aviation بھی آجائیں گے اور اگر آپ سمجھتے ہیں، میں بھی حاضر ہو جاؤں گا۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین: وقفۂ سوالات میں اتنے supplementary questions تو نہیں ہو سکتے۔ چلیں جی، ایک بلوچستان کے اکرم صاحب سے لے لیتے ہیں۔

سینیٹر محمد اکرم: جناب! بلوچستان فاصلے کے حوالے سے بہت دور دراز علاقہ ہے۔ آپ کو پتا ہے پنجگور بھی operate ہو رہا تھا، پھر وہاں سے flights بند ہو گئیں۔ اسی طرح کوئٹہ سے تربت کی flight تھی، وہ بھی بند ہو گئی۔ دیکھیں، فاصلہ بہت زیادہ ہے اور لوگوں کو آمدورفت کے حوالے سے بہت مشکلات درپیش ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ تربت وہ station ہے، وہاں سے خلیج کے لیے بھی flights چلتی ہیں۔ تربت سے خلیجی ممالک، مسقط، دبئی، ابوظہبی کے لیے چلتی ہیں۔ وہاں PIA کا جو واحد station ہے، وہ منافع بخش ہے اور loss میں نہیں ہے لیکن کرایے بہت زیادہ ہیں۔ وہاں تربت کے station پر جو سہولیات دستیاب ہیں، انتہائی ناکافی ہیں۔ اس کی بلڈنگ خستہ حال ہے، وہاں اسٹاف کی کمی ہے، وہاں loaders کی کمی ہے جبکہ flights زیادہ operate ہو رہی ہیں۔ ہفتے میں پانچ چھ flights چلتی ہیں، international flights بھی چلتی ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جناب! اس پر آپ Calling Attention لے آئیں اور کمیٹی میں discuss کریں۔ محترم منسٹر صاحب! سن لیا آپ نے؟

جناب علی محمد خان: سینیٹر اکرم صاحب کی بات میں نے سنی ہے اور مولانا فیض محمد صاحب کی بھی سنی ہے۔ میں پہلے ہی recommend کرچکا ہوں۔ Let us take this question to the Committee and sort it out in great detail. جتنی جتنی possibility ہوگی اور اگر تھوڑی سی بھی viability ہوگی، پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائن کوشش کرے گی کہ at least بلوچستان کا load اٹھائے، جہاں ہمارے لیے possible ہوگا۔ ان شاءاللہ، ہمارا اس پر کوئی qualm نہیں ہے۔ Let us take it to the Committee and discuss it there. شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر روبینہ صاحبہ۔ یہ روز گلہ کرتی ہیں کہ مجھے بولنے نہیں دیتے۔

سینیٹر روبینہ خالد: جناب چیئرمین! باقی صوبوں کی تو بات ہوگئی، میں اپنے صوبے کی بھی بات کروں گی۔ وہاں بھی اس طرح کی بہت ساری مشکلات ہیں خاص کر جنوبی اضلاع میں اور ہم اس کو کہتے ہیں کہ tourism کے لیے یہ ایک بہت خوبصورت علاقہ ہے، اس حوالے سے بھی کوئی airports functional نہیں ہیں۔ اس پر بھی ذرا غور کیا جائے اور کمیٹی میں بھی اسے discuss کرلیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی ثنا صاحبہ۔

سینیٹر ثنا جمالی: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ بلوچستان میں nine airports ہیں جن میں سے three working condition میں ہیں۔ ایک یہ aspect آپ نے ہمیں بتانا ہے کہ کیوں flights operate نہیں ہوتیں۔ دوسرا، کوئٹہ سے کراچی میں ہمیں ATR service provide ہوتی ہے، اسے آپ بڑھائیں۔ تیسرا، ہمارے بلوچستان کے جو flight fares ہیں دوسرے صوبوں کے مقابلے میں بہت high rate ہیں۔ اس حوالے سے ہماری بلوچستان اسمبلی سے دو مرتبہ قرارداد بھی آچکی ہے۔ میرے خیال میں coming week میں MPAs نے request بھی کی ہے کہ معاملہ کیا ہے۔ لہٰذا، میں معزز وزیر سے کہوں گی کہ اسے pursue کریں۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب! ایک سوال پر اتنے supplementary ہوگئے ہیں۔

جناب علی محمد خان: سینیٹر صاحبہ میری تو law میں colleague بھی رہی ہیں۔ خیبر پختونخوا کے حوالے سے ایک معزز رکن نے بات کی اور معزز سینیٹر جمالی صاحبہ نے بھی بات کی۔ میں پہلے خیبر پختونخوا کے متعلق بتادیتا ہوں۔ ہمارا ایک بہت important centre سوات کا ہے۔ چونکہ وہ ایک tourist destination بھی ہے، اس کے لیے کافی عرصہ پہلے میں نے کابینہ میں یہ بات کی تھی اور یہ ایک بہت important issue بھی ہے۔ وہاں سے ہمارے ایک وفاقی وزیر مراد سعید صاحب کی کوششوں سے اور غلام سرور خان صاحب کے تعاون سے ہم نے start کیا۔ پرائم منسٹر صاحب نے اسے support کیا۔ کچھ flights چلیں بھی لیکن commercial viability کی وجہ سے چلنے کے بعد اس طرح سے ابھی بحال نہیں ہوسکا کیونکہ سیدو شریف ایئرپورٹ سے ابھی اتنا passenger load نہیں ہے لیکن اسے ہم نے چالو کردیا ہے۔ وہاں سے ایک دو flights چلی بھی ہیں۔ ان شاءاللہ، امید ہے اس سال گرمیوں میں اگر ہماری tourist traffic زیادہ ہوتی ہے تو وہ ایک زبردست destination ہے جسے ہم دوبارہ چالو کرچکے ہیں۔ میرے خیال میں، میری معلومات میں اگر کوئی کمی ہو تو اس کے لیے معذرت خواہ ہوں لیکن شاید سوات آپریشن کے بعد بہت کم کم سیدو شریف انٹرنیشنل ایئرپورٹ start ہوا تھا۔ للذا، اس حکومت کی اور ہماری وزارت کی بھی یہ ایک بڑی achievement ہے لیکن اس کے لیے passengers کی زیادہ تعداد ہونا ضروری ہے کیونکہ وہ commercially viable نہیں ہوگا۔

جہاں تک کوئٹہ اور بلوچستان کے متعلق معزز سینیٹر صاحبہ نے بات کی ہے، پچھلا ایک سوال رہ بھی گیا جو میرے خیال میں قاسم صاحب کا تھا، اس میں بھی تھوڑی بہت detail تھی، جو ایک اچھی چیز ہے، وہ میں تھوڑا سا بتادیتا ہوں کہ آپ نے کوئٹہ اور بلوچستان کے دوسرے airports کی facilities, passenger traffic اور ان کی بحالی کے بارے میں بات کی ہے۔ کوئٹہ ایئرپورٹ پر luggage wrapping کے کچھ issues تھے۔ اس کو ہم نے حل کردیا ہے۔ جو local ہے، اس کے لیے ہم نے ٹینڈرز دے دیے ہیں۔ ایک سوال اور شکایت یہ تھی کہ وہاں جو

international desks ہیں، وہاں wrapping کی سہولتیں اور money exchange کے counters نہیں ہیں۔ ہم نے تین بار اس کی tendering کی ہے لیکن کوئی آ نہیں سکا۔ اب ہم نے دوبارہ national/domestic tenders float کر دیے ہیں، international wing کے لیے بھی کر دیا ہے اور money exchange کے لیے بھی۔ ATM کا ایک issue تھا، یہ اب ایک سوال بنتا ہے، آج میں کوئی ماحول ایسا نہیں کرنا چاہتا، جمعے کا دن ہے لیکن ہم نے ATM وہاں start کرا دی ہے۔ اب ATM کون سی اتنی بڑی چیز ہے جو کوئٹہ ایئرپورٹ پر نہیں تھی۔ کیا ماضی کی حکومتوں کو یہ نہیں سوچنا چاہیے تھا؟ ATM تو آج کل گلی گلی، نکڑ نکڑ پر موجود ہے جبکہ ہمارے کوئٹہ ایئرپورٹ پر ATM نہیں تھی۔ اس کو ہم نے چالو کر دیا ہے اور ہم مزید extra کے لیے سوچ رہے ہیں کہ وہاں لے کر آئیں۔

آپ نے کچھ stations کی بات کی ہے، اس کو نوٹ کر لیا گیا ہے۔ دوبارہ میں یہ بات کروں گا کہ جب تک commercially viable نہیں ہوگا، PIA زیادہ دیر sustain نہیں کر سکے گا۔ چونکہ اب اس سوال کو کمیٹی میں بھیج دیا گیا ہے تو وہاں ہم اسے دیکھ لیں گے کہ جو بھی station, commercially viable بنتا ہے، ہماری first priority بلوچستان ہے کیونکہ باقی صوبوں میں سے تو لوگ کسی نہ کسی طریقے سے آ سکتے ہیں، پنجاب کے مختلف علاقوں سے، خیبر پختونخوا سے لیکن بلوچستان کو بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ہم ان کا national airport link واپس بحال کریں۔

جہاں تک لاہور سے اسلام آباد کی بات تارڑ صاحب نے کی ہے، میں دوبارہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان شاءاللہ، اس پر ہم work کریں گے کیونکہ یہاں passenger کا کوئی issue نہیں ہے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Question hour is over.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر سعید احمد ہاشمی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 316ویں مکمل اجلاس اور حالیہ اجلاس کے دوران مورخہ 4 تا 25 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 24 اور 25 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 24 اور 25 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر ثانیہ نشتر صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 25 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 21 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب! آج تو آپ تشریف لائے ہیں، چھٹی کی درخواست کہاں سے آ گئی؟ سینیٹر مشاہد حسین سید نے ناسازی طبیعت کی بناپر آج مورخہ 28 جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے پہلے چھٹی کی درخواست دی تھی لیکن اب ایوان میں تشریف لے آئے ہیں۔

Order No. 3. Senator Sardar Muhammad Shafiq Tarin, on his behalf Senator Rukhsana Zubairi, please move Order No. 3.

Presentation of report of the Standing Committee on Science & Technology on [The National Metrology Institute of Pakistan Bill, 2022]

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Sir, I on behalf of Senator Sardar Muhammad Shafiq Tarin, Chairman, Standing Committee on Science & Technology, present report of the Committee on the Bill to provide for the establishment of National Metrology Institute of Pakistan [The National Metrology Institute of Pakistan Bill, 2022].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 4. Yes Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جناب والا! میری درخواست ہے کہ شوکت ترین صاحب اسے خودlay کرنا چاہیں گے، وہ آ چکے ہیں، اس لیے اگر اسے تھوڑاpending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے، اسے تھوڑی دیر کے لیےpending کر دیتے ہیں۔

Order No. 6. Senator Syed Shibli Faraz, Minister for Science & Technology, on his behalf Minister of State for Parliamentary Affairs, please move Order No. 6.

The National Metrology Institute of Pakistan Bill, 2022

Mr. Ali Muhammad Khan: Mr. Chairman. I on behalf of Minister for Science & Technology move that the Bill to provide for the establishment of National Metrology Institute of Pakistan [The National Metrology Institute of Pakistan Bill, 2022] as reported by the Standing Committee, be taken into consideration, at once.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for the establishment of National Metrology

Institute of Pakistan [The National Metrology Institute of Pakistan Bill, 2022] as reported by the Standing Committee, be taken into consideration, at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Second reading of the Bill. Clauses 2 to 26. We may now take up Second reading of the Bill, i.e., Clause by Clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 26. There is no amendment in Clauses 2 to 26, so I will put these Clauses as on question. The question is that Clauses 2 to 26 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 26 stand part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. We may now take up the Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No. 7. Senator Syed Shibli Faraz, Minister for Science and Technology, please move Order No.7.

Senator Syed Shibli Faraz (Minister for Science & Technology): Sir, I, Senator Syed Shibli Faraz, Minister for Science & Technology move that the Bill to provide for the establishment of National Metrology Institute of Pakistan [The National Metrology Institute of Pakistan Bill, 2022], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for the establishment of National Metrology Institute of Pakistan [The National Metrology Institute of Pakistan Bill, 2022], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed unanimously.

سینیٹر سعدیہ عباسی صاحبہ! کیا آپ کچھ کہنا چاہتی تھیں؟

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب چیئرمین! میں نے پچھلے Tuesday کو یہ issue raise کیا تو آپ نے کہا کہ adjournment motion دیں تو وہ بھی دیا کہ State Bank of Pakistan نے commercial banks کو instructions دی ہیں to start taking into account the possibility of default on loans taken by the Government. میں نے کہا تھا کہ یہ بہت اہم issue ہے، ممبران 26 members کو adjournment motion اس discuss کرنا چاہتے ہیں۔ اسے sign نے کیا لیکن آج کے agenda پر اسے نہیں لایا گیا۔ Sir, this was the matter of public importance.

جناب والا! کل کی اخبار میں خبر آئی ہے کہ

in reply to a question about the notification issued by the State Bank of Pakistan requiring commercials Banks to consider the possibility of default on Government loans while making their loan allocations, the Minister said that the notification was an international requirement to contain financial risks but the Government would sit with the State Bank of Pakistan and Banks to provide exemption on Government loans?

جناب والا! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا پاکستان دیوالیہ پن کی طرف جا رہا ہے؟ کیا یہ issue ہے اور اس issue پر اگر ہم یہاں بحث کرنا چاہتے تھے، سوال جواب کرنا چاہتے تھے اور clarification seek کر رہے تھے۔ یہ بہت اہم چیز تھی، آپ نے کہا adjournment motion لائیں، ہم نے تو وہ compliance بھی کی۔ آج وزیر صاحب ایوان میں تشریف لے آئے ہیں، اس لیے اگر اس معاملے پر ممبران کو بولنے کی اجازت دی جائے؟

جناب چیئرمین: دیکھیں اس طرح نہیں ہو گا، ہم نے وزارت کو لکھ کر بھیج دیا ہے، وہ adjournment motion ہم اگلے ہفتے لگا رہے ہیں، وزیر صاحب اس کے لیے

properly آئیں گے۔ اس پر ایوان میں دو گھنٹے discussion ہو گی۔ اس وقت پانچ، دس منٹ بات ہو گی، اس لیے یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اگلے ہفتے یہ لگ جائے گا۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جی ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی Presidential speech پر کوئی بات کرنا چاہتا ہے؟ Leader of the House کدھر ہیں؟ جی, Leader of the House جس Bill کا اتنا انتظار ہے، اس Bill کے بارے میں آپ بتائیں۔ قائد ایوان، میں Bill put کروں یا پھر Motion move کروں؟

(Interruption)

Mr. Chairman: Order No. 8 relates to further discussion on the following motion moved by Mr. Zaheer ud Din Babar Awan, Adviser to the Prime Minister on Parliamentary Affairs, on 1st October, 2021. This House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his address to both the Houses assembled together on 13th September, 2021.

اس پر کون بات کرنا چاہتا ہے؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Legislation پر چلوں۔ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں جی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کس نے بات کرنی ہے وہ بتائیں، آپ نے بات کرنی ہے یا رضا صاحب نے؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں جی۔ انہوں نے defer کرنے کی گزارش کی ہے۔ رضا صاحب! مجھے پتا ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں، مجھے سمجھ آ گئی ہے، آپ بیٹھ جائیں۔ اگر کسی نے Presidential speech پر بات کرنی ہے تو کریں کیونکہ منسٹر صاحب ہی آ کر اسے move کریں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں، ابھی اس کا فیصلہ کرتے ہیں۔آپ بھی ادھر ہیں ہم بھی ادھر ہیں، تشریف رکھیں فیصلہ کرتے ہیں۔منسٹر صاحب کہاں گئے؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب! تشریف رکھیں۔پہلے تشریف رکھیں اور بات سنیں اس کے بعد اپنی بات کریں۔رضا صاحب! مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں، تشریف رکھیں۔تارڑ صاحب! ابھی Motion move کی ہے، آپ صدر صاحب کی تقریر پر بات کرنا چاہتے تھے۔رضا صاحب! میری بات سنیں، بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب آ جائیں تو میں move کردوں گا، منسٹر صاحب کو آنے دیں meanwhile منسٹر صاحب کو بلا لیں، منسٹر صاحب آ جائیں تو میں move کرلوں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ منسٹر صاحب کو آنے دیں میں move لیتا ہوں جی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اگر گورنمنٹ move ہی نہ کرے تو میں کیا کرسکتا ہوں جی؟ جناب تارڑ صاحب! تشریف رکھیں، پہلے میری پوری بات سنیں۔رضا صاحب! آپ senior آدمی ہیں پہلے سن لیں، اگر گورنمنٹ اپنا business lay ہی نہیں کرنا چاہتی تو میں کیا کرسکتا ہوں۔
Raza Sahib! it's not my duty and you know it very well. Please sit down.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پلیز تشریف رکھیں، میں بتاتا ہوں۔اپنے لوگوں کو کہیں کہ بیٹھ جائیں، آپ لوگ بھی تشریف رکھیں۔فیصل صاحب! تشریف رکھیں پلیز۔تشریف رکھیں،
Otherwise, I'll take strict action against you, please have your seats.
میری گزارش یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ اپنا Bill lay ہی نہیں کرنا چاہتی تو نہ میں کچھ کرسکتا ہوں اور نہ آپ۔اس لیے گزارش ہے کہ آپ Presidential speech پر بات کریں، Point of

Agenda Item No. 4 lay Public Importance پر بات کریں۔ اگر گورنمنٹ ہی نہیں کرنا چاہتی تو، رضا صاحب! Bound تو نہیں ہیں نا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب! انہوں نے گزارش کی ہے کہ منسٹر خود آکر presentation دیں گے، وہ یہاں پر نہیں ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ Point of Public Importance پر بات کریں۔ میں کہہ چکا ہوں، مجھے پتا ہے، آپ تشریف رکھیں۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اگر گورنمنٹ move ہی نہیں کرنا چاہتی تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں آپ کا ہوں، مجھے کسی سے کوئی مسئلہ نہیں ہے، آپ بتائیں کہ جب کوئی اپنا Bill move ہی نہیں کرتا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ جب گورنمنٹ move نہیں کرنا چاہتی تو میں کیا کروں۔ آپ لوگوں میں سے کسی نے Point of Public Importance پر بات کرنی ہے یا نہیں؟

The House stands adjourned for thirty minutes.

(The House was then adjourned for thirty minutes)

(وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چیئرمین (محمد صادق سنجرانی) دوبارہ شروع ہوئی)

جناب چیئرمین: شیری رحمٰن صاحبہ! تشریف رکھیں۔ علی محمد خان صاحب! کیا صورت حال ہے۔ ہمیں بتائیں۔

Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! صورت حال بڑی مزیدار ہے۔ عمران خان صاحب کی حکومت ہے۔ ان شاءاللہ 2023 میں دوبارہ عمران خان کی حکومت ہوگی۔ صورت حال بڑی مزیدار ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ سندھ میں بھی ان شاءاللہ عمران خان صاحب کی حکومت بنے گی کیونکہ تبدیلی آرہی ہے۔ لوگوں میں شعور پیدا ہو رہا ہے۔ لوگ سمجھ گئے ہیں کیونکہ خوابوں کے لٹیرے کون تھے۔ کن لوگوں نے پاکستان کو اس نہج تک پہنچایا۔ وہ کون لوگ تھے جو پانامہ والے مشہور ہیں۔ وہ سوئس بنکوں والے کون تھے۔ وہ اکاؤنٹوں والے کون تھے۔ وہ چینی والے کون تھے۔ لوگ ان کو پہچان گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! ان شاءاللہ ماحول سازگار ہے۔ ہمارے منسٹر صاحب خود اس Bill کو پیش

کریں گے۔ میری request ہے کہ شوکت ترین صاحب کے لیے تھوڑا سا wait کریں۔ وہ اس Bill کو خود move کریں گے۔ شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ کدھر ہیں۔ ان کو بلائیں۔ رضا صاحب! یہ تو اچھی بات نہیں ہے۔ میں بات کر رہا ہوں۔ منسٹر صاحب کو بلائیں۔ وہ ہاؤس میں کیوں نہیں آ رہے ہیں؟ علی محمد خان صاحب! آپ خود جا کر اس کو بلائیں۔ مہربانی کر کے منسٹر صاحب کو بلا کر لائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: فیصل صاحب آج اپوزیشن والے پہلے سے شور کر رہے ہیں اور آپ بھی شروع ہونا چاہتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ کس کو باہر نکالوں؟ Point of Public Importance لے لیں۔ مصطفیٰ صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔ جی، مصطفیٰ صاحب۔

Senator Mustafa Nawaz Khokhar

سینیٹر مصطفیٰ نواز کھوکھر: شکریہ، جناب چیئرمین! میں صرف اتنا کہنا چاہ رہا ہوں کہ سیکرٹریٹ نے یہ Agenda Item رکھا۔ اس کی جب باری آئی اس وقت وزیر موصوف یہاں پر موجود تھے لیکن وہ باہر نکل گئے۔ پھر Leader of the House کی جانب سے یہ request آئی کہ اس معاملے کو تھوڑی دیر کے لیے defer کر دیں۔ جناب چیئرمین! ہم حکومت کی طرف سے یہ بھاشن کئی بار سن چکے ہیں کہ اربوں اور کروڑوں روپے ہاؤس کی sitting پر خرچ ہوتے ہیں۔ آج اگر یہ اس ہاؤس کی sitting کو اتنی غیر سنجیدگی سے لے رہے ہیں کہ یہ اس Bill کو table کرنا بھی چاہتے ہیں اور نہیں بھی کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے numbers پورے کرنے کے لیے انہوں نے اس ہاؤس کو انتظار میں رکھا ہے۔ جناب چیئرمین! آپ سے گزارش ہے کہ یہ آپ کی Chair کی بھی insult ہے اور یہ اس ہاؤس کی بھی insult ہے۔ اب تمام ممبران انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ وزیر موصوف تشریف لائیں گے جو چند لمحے پہلے یہاں پر موجود تھے۔ جناب چیئرمین! میں معذرت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ ہمارا ایک اچھا تعلق بھی ہے لیکن Chair حکومت کو facilitate کرتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔

جناب چیئرمین: Chair کوئی facilitate نہیں کر رہی ہے۔ مصطفٰی صاحب یہ غلط بات ہے۔ میری ایک بات سنیں۔ جب حکومت اپنا Bill lay ہی نہیں کر رہی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

سینیٹر مصطفٰی نواز کھوکھر: آپ کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں نہیں کر سکتا۔ حکومت جب ایجنڈا نہ دیں تو میں ایجنڈے پر رکھ ہی نہیں سکتا ہوں۔ جب وہ اپنا Bill پیش نہ کرے تو میں کچھ نہیں کر سکتا ہوں۔ رضا صاحب کو سمجھ آ گئی ہے۔

سینیٹر مصطفٰی نواز کھوکھر: میری بات سن لیں۔ آپ کی اور Chair کی insult کی جا رہی ہے۔ اس ہاؤس کی insult کی جا رہی ہے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ the Bill stands withdrawn and should be placed in the next sitting of the House. آپ یہ کہہ سکتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ تمہاری لیڈر کھڑی ہو گئی ہے۔ تشریف رکھیں۔ جی، شیری رحمٰن صاحبہ۔

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمٰن: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ یہ بات تو عیاں ہے اور سب کے سامنے یہ پول کھل گیا کہ حکومت کو اس وقت اپنا سب سے اہم بل لاتے ہوئے defeat ہوئی ہے۔ ان کی آج ایسی شکست ہوئی ہے میں آج joint opposition کو مبارکباد دیتی ہوں، مبارکباد دیتی ہوں joint opposition کو کہ انہوں نے آ کر ان کے مذموم مقاصد کو اور پاکستان کی معیشت، پاکستان کی باگ ڈور، اس کی حکمرانی کو گروی رکھنے کے خلاف، انہوں نے یہ بل، یہ دیکھیں، minister کو سکھائیں۔ اب آپ کے وزیر چلے گئے ہیں، ہمیں پتا ہے کہ آپ بل نہیں لا سکتے جب تک وزیر یا government move نہ کرے لیکن ہمارا حق ہے کہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے یہ کیا ڈرامہ کیا ہوا ہے، یہ انہوں نے پاکستان اور اس پارلیمان کا کیا تماشا بنایا ہوا ہے کہ یہ بار بار بل لا کر بے توقیر کرتے ہیں، adjourn کروا رہے ہیں۔ چیئرمین صاحب! اب آپ اس بل کو ایجنڈا پر نہ لانے دیں۔ اب آپ آج کا business conclude کریں کیونکہ یہ اپنا bill move نہیں کر رہے۔ میں آپ سے کہتی کہ چیئرمین صاحب، مجھے bill move نہیں کرنا، میری معذرت ہے لیکن آج ان کے پاس کوئی ایجنڈا نہیں ہے، کوئی جواز نہیں ہے۔

یہ پاکستان کی خود مختاری، اس کی national security قومی سلامتی، defence budget ہر چیز گروی رکھ رہے ہیں۔ چیئرمین صاحب! آپ بتائیں کہ اگر کوئی آئے تو یہ sovereign guarantee نہیں دے سکیں گے، یہ lender of last resort کے ہاتھ باندھنا چاہتے ہیں، یہ ہاتھ باندھنا چاہتے ہیں کیونکہ ان کا قرضوں پر اتنا انحصار ہو گیا ہے، ان کو قرضوں کی چٹ لگ گئی ہے اور اب یہ نہ اپنے خرچے کم کرتے ہیں، بھئی بنی گالہ سے اپنا ہیلی کاپٹر بند کرو، اپنے خرچے کم کرو۔ پاکستان کو کس لئے گروی رکھ رہے ہو؟ شرم کرو، حیا کرو کہ تم آج پاکستان کی تاریخ میں بدترین بل لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ تمہارے اپنے ممبران نے، اور joint opposition نے اس کو بری طرح شکست دی ہے۔ بیٹھے ہوئے ہو ایجنڈا لگا کر، اس وقت تم لوگوں کو مستعفی ہو جانا چاہیے، عمران خان کو مستعفی ہو جانا چاہیے۔ شرم کرو کہ sitting government بل نہیں پاس کر سکی، واہ واہ، واہ۔

جناب چیئرمین: حیدری صاحب کی بات سن لیں۔

سینیٹر شیری رحمٰن: حیدری صاحب ضرور بات کریں، سارے ممبران بات کریں۔

جناب چیئرمین: حیدری صاحب کو floor دیتے ہیں، جی حیدری صاحب، حیدری صاحب اچھی بات کر رہے ہیں، سن لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: حیدری صاحب کی بات سنیں جی۔

Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: چیئرمین صاحب! آج ہم ترمیمی بل پاس نہیں کرنے جا رہے بلکہ ہم پاکستان کی معیشت کو پابند کرنے جا رہے ہیں، بلکہ پاکستان کی معیشت کی آزادی و خود مختاری پر ضرب عضب لگا رہے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت شکست کھا چکی ہے۔ وہ اس کا اعتراف کرے اور آپ کا اخلاقی فرض بنتا ہے کہ آپ یا تو رائے شمار کرائیں یا پھر اس بل کو ایجنڈے سے نکال دیں کیونکہ یہ صرف سٹیٹ بنک کا مسئلہ نہیں ہے، پورے ملک کی معیشت کا مسئلہ ہے، تمام مالیاتی اداروں کا مسئلہ ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سن لیں، حیدری صاحب، آپ کے اپنے ساتھی بات کر رہے ہیں ان کو سن لیں ورنہ ایسا نہ ہو کہ حیدری صاحب واک آؤٹ کر جائیں، دھیان سے بیٹھیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: سٹیٹ بنک، آئی ایم ایف، وزارت خزانہ پہلے ہی آئی ایم ایف کے حوالے کر دیئے ہیں۔ ہم ملک کی بہتری کے لئے کوئی قانون سازی نہیں کر رہے ہیں۔ ملک کی معیشت کو تباہ و برباد کرنے کے لئے یہ کچھ ہم کرنے جا رہے ہیں۔ اس لئے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ نہ حکومت ہیں، نہ اپوزیشن ہیں۔ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ اپنے فرائض کو دیکھتے ہوئے اس بل کو ایجنڈے سے فارغ کر دیں، اپوزیشن شکست کھا چکی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اپوزیشن شکست کھا چکی ہے؟ کیا کہہ رہے ہیں؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کون بات کرنا چاہ رہا ہے، یہ فیصلہ آپ لوگ کریں، میں صرف سن رہا ہوں۔ نائیک صاحب، سمجھ آ گئی ہے۔ جی فاروق نائیک صاحب۔ آپ حکومت ہیں دل بڑا کریں۔

Senator Farooq Hamid Naek

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جناب! for God's sake, خدا کے لئے آپ بھی اس ایوان کا احترام کریں، اس کا تقدس پامال نہ کریں۔ جو اس وقت ہو رہا ہے، میں نے اپنی زندگی میں اور پارلیمانی تاریخ میں یہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اگر وزیر صاحب نہیں ہیں تو آپ اس ایوان کو adjourn کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بالکل نہیں ہے جی، مجھے پتا ہے۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: اس بل کو ایک ماہ تک آپ Orders of the Day پر نہیں لے کر آئیں گے. at least for one month. یہ آپ ruling دیں، میں آپ سے request کرتا ہوں کہ آپ ruling دیں کہ یہ legislative Bill ایک ماہ تک Orders of the Day پر نہیں آئے گا۔ آپ نے اس ایوان کو مذاق بنا لیا ہے، بالکل مذاق بنا لیا ہے۔ دنیا ہم پر ہنس رہی ہے۔

خدا کے لئے، میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر اپیل کرتا ہوں کہ اس House کو ایک مہینے کے لیے adjourn کریں اور اس House کو آپ فوراً adjourn کر دیں، no more speeches, no more discussions. Thank you.

Mr. Chairman: Leader of the House wants to say something.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب! دیکھیں، بل تو حکومت لائے گی تو میں لاؤں گا، میرا تو اس میں کوئی کام نہیں ہے۔ رضا صاحب آپ بھی سمجھتے ہیں۔ جی۔

Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان): نائیک صاحب خود چیئرمین رہ چکے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ Orders of the Day پر یہ بل بھی ہے، motion بھی ہے۔ یہ کس حوالے سے کہہ رہے ہیں کہ آپ House adjourn کر دیں۔ یہ کوئی قانون مجھے بتا دیں کہ اگر ایک بل نہیں لیا جا رہا یا delay ہو رہا ہے یا defer ہو رہا ہے، جو بھی ہو رہا ہے تو اس کی بنیاد پر یہ کس رول کے حساب سے کہہ رہے ہیں کہ آپ اس ایوان کو adjourn کریں۔ یہ خود اس پارلیمان کا مذاق بنا رہے ہیں کہ آپ کو coerce کر رہے ہیں، آپ کو pressurize کر رہے ہیں۔ آپ نے اکثر ان کے حق میں یہاں ruling دی، ہم نے ان کو برداشت کیا۔ اس کے باوجود آج یہ Chair کو متنازعہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ان کو پورا حق ہے، وہ جو چاہیں مجھے کہیں، وسیم صاحب! آپ اس میں نہ بولیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! میری گزارش سن لیں۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: ایوان کو adjourn کرنے کا مطالبہ یہ کس حوالے سے کر رہے ہیں؟ جب Point of Public Importance پر بھی ایوان چلتا ہے، motion پر بھی ایوان چلتا ہے تو یہ کس بنیاد پر کہہ رہے ہیں کہ ایوان کو adjourn کریں۔

جناب چیئرمین: شبلی فراز صاحب۔ رضا صاحب! میں آپ کو وقت دوں گا بالکل، سمجھ آ گئی ہے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: چیئرمین صاحب! بہت بہت شکریہ۔ مجھے بڑی حیرانگی ہو رہی ہے کہ ہماری اپوزیشن جو اپنے آپ کو اپوزیشن کہتی ہے۔ میں، اس طرف بیٹھے ہوئے ایم کیو ایم کے ممبران، ایم کیو ایم بحیثیت پارٹی، میں مذمت کرنا چاہتا ہوں جو دہشت گردی پیپلز پارٹی کی حکومت نے سندھ میں برپا کی ہے۔ انہوں نے ہمیں ماڈل ٹاؤن کا سانحہ یاد دلا دیا ہے کہ خواتین پر، بچوں پر انہوں نے جو ظلم ڈھایا ہے، یہ کوئی democratic party رہی نہیں ہے۔ یہ بھٹو کی پارٹی نہیں رہی ہے۔ یہ اب زرداری کی پارٹی بن گئی ہے جو صرف اور صرف اقتدار پر believe کرتی ہے۔ اس لئے اس ایوان کی طرف سے ایم کیو ایم کے ساتھ اپنی پوری یک جہتی کا اظہار کرتا ہوں جن پر ان کی صوبائی حکومت نے جو تشدد کیا، جس طرح عورتوں، خواتین کو اور بچوں کو انہوں نے تشدد کیا۔

جناب چیئرمین: ایجنڈے پر بات کریں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: ان کو معذرت کرنی چاہیے، نمبر ایک۔

جناب چیئرمین: معزز اراکین تشریف رکھیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جہاں تک اس بل کا تعلق ہے اس کے وہ ذمہ دار بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ وہ ٹولہ بیٹھا ہوا ہے جنہوں نے ملکی معیشت کو مفلوج کر کے رکھ دیا۔ انہوں نے ہمیشہ اپنے ذاتی مفادات کے لیے ملکی وسائل کو لوٹا اور آج ان میں یہ ہمت کہ یہ باتیں کر رہے ہیں کہ ہم اس بل کی مخالفت کریں گے۔ یہ کس منہ سے کھڑے ہو کر کہتے ہیں؟ انہیں تو شرم آنی چاہیے کہ ملکی مفادات کے خلاف کام کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، رضا ربانی صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ تنگی صاحب تشریف، رکھیں میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! آج یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ یہ document financial sovereignty کا surrender ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: چلیں جی وزیر صاحب آ گئے ہیں move کرتے ہیں۔

Order No.4. Senator Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue, please move Order No.4.

The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2022

Senator Shaukat Fayaz Ahmed Tarin: Mr. Chairman, I would like to move that the Bill further to amend the State Bank of Pakistan Act, 1956 [The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2022], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed?

اچھا جی آپ کمیٹی میں بھیجنا چاہ رہے ہیں۔ قائد ایوان صاحب، پلیز۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب والا! یہ بہت اہم legislation ہے یہ time barred ہے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ اس کو floor سے پاس کروائیں، ہاؤس کی sense لیں۔ ہاؤس کا فیصلہ ہمیں منظور ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the State Bank of Pakistan Act, 1956 [The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2022], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

جو اس کے against ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں تاکہ count کیا جا سکے۔

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

جناب چیئرمین: سواتی صاحب تشریف رکھیں، جو کھڑے ہیں میں ان کو گن لوں گا، تشریف رکھیں۔ جو اس بل کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ ان کو گن لیا جائے۔

(اس مرحلے پر دوبارہ گنتی کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر کرمانی صاحب، علی محمد صاحب کو count نہیں کیا جائے گا۔ Countلے آئیں جی۔ سب لوگ تشریف رکھیں۔ Opposition 43 and Treasury 43. ایک منٹ تشریف رکھیں، ابھی Chair کی بات ہے،

So, I will go with the Treasury Benches. We may now take up the second reading of the Bill. That is clause by clause consideration of the Bill. There are amendments in Clauses 7, 10, 23, 24, 26, 30 and 32 of the Bill in the name of Senator Mushtaq Ahmed.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وزیر صاحب ! کیا آپ کوئی amendments accept کرتے ہیں؟

Senator Shaukat Fayaz Ahmed Tarin: No.

جناب چیئرمین: وہ نہیں مان رہے۔ I now put the amendments before the House.

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendments are rejected. There are no amendments in clauses 2 to 6, 8 and 9, 11 to 22, 25, 27 to 29, 31, 33 and 34. The question is that clauses 2 to 6, 8 and 9, 11 to 22, 25, 27 to 29, 31, 33 and 34 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 6, 8 and 9, 11 to 22, 25, 27 to 29, 31, 33 and 34 stand part of the Bill. Now, Clause 1, we may take up Clause 1, the Preamble and the Title of

the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابھی میں count کر رہا ہوں، جناب! ابھی آپ بیٹھیں۔۔۔

Order No. 05. Senator Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue, may move Order No.05.

Senator Shaukat Fayaz Ahmed Tarin: Mr. Chairman, I would like to move that the Bill further to amend the State Bank of Pakistan Act, 1956 [The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2022], be passed.

جناب چیئرمین: Passage پر جانے سے پہلے آپ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب! اگر آپ کھڑے ہیں تو count نہیں ہوسکے گی، تشریف رکھیں۔

It has been moved that the Bill further to amend the State Bank of Pakistan Act, 1956 [The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2022], be passed.

آپ بیٹھیں میں count کرلیتا ہوں، تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ نہیں مانیں گے، reject کر دیا، انہوں نے کہا نہیں مان رہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں نے آپ کی amendments لے لی ہیں، آپ لوگ بولنے دیں گے؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابھی آپ تشریف رکھیں، میں پھر سے count کروالوں، مہربانی کر کے بیٹھیں۔ تشریف رکھیں گے یا نہیں رکھیں گے؟ میں نے ایوان میں put کیا ہے، آپ recount چاہتے ہیں؟ مہربانی کرکے بیٹھ جائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں آپ count نہیں کر سکتے .it is not like that نہیں سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ اس طرح نہیں ہو سکتا، پھر ایوان میں آپ کے بھی کام کوئی اور کرے گا، تشریف رکھیں۔ ایوان کا ماحول خراب نہ کریں ایسے نہیں ہو سکتا، میں attendance آپ کو by face بھی دے سکتا ہوں۔ تمام اراکین سے گزارش ہے اگر وہ lobbies میں بیٹھے ہیں تو تشریف لائیں، اس کے بعد پھر نہ کہیں کہ مجھے count نہیں کیا۔

It has been moved that the Bill further to amend the State Bank of Pakistan Act, 1956 [The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2022], be passed.

اب ہر ایک count چاہتا ہے، جو Noes والے ہیں وہ کھڑے ہو جائیں اور count کریں۔ جو Noes والے ہیں صرف وہ کھڑے ہو جائیں، میری گزارش ہے۔

(اس موقع پر گنتی کی گئی)

(مداخلت)

جناب چیئرمین: علی محمد خان صاحب کو count نہیں کیا جائے گا، اس کا کوئی کام نہیں ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم علی محمد خان صاحب کو count کریں۔ اب آپ لوگ تشریف رکھیں۔ سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ! تشریف رکھیں۔ اب جو اراکین بل کے حق میں ہیں، مہربانی کر کے کھڑے ہو جائیں۔ چلیں جی count کریں۔ شیری رحمٰن صاحبہ تشریف رکھیں، پھر یہ شروع ہو جائیں گے۔

(اس موقع پر گنتی کی گئی)

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اب آپ لوگ کیوں کھڑے ہیں، آپ ووٹ دینا چاہتے ہیں؟ عرفان صدیقی صاحب ووٹ تو نہیں دینا؟ بیٹھ جائیں، اب یہ بھی مجھے correction کرنی پڑتی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس طرح نہیں ہوتا ہے، یہ ایوان ہے، سینیٹر ہدایت اللہ صاحب دھیان سے۔ جلدی آئیں counting بتائیں۔ اس بار جو counting ہوئی ہے، Opposition 42 and Treasury 43 ہیں۔

(مداخلت)

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed.

وزیر صاحب نے amendment reject کردی، ایوان نے آپ کی amendment reject کردی۔ جناب! آپ اس وقت شور میں مصروف تھے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ اپنے count کرلیں، 42 ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں Monday کو وہ بول لیں گے، کوئی Presidential Speech پر بولنا چاہتا ہے؟ نہیں۔ آپ کی amendments reject ہوچکی ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں نے نہیں کیں، ایوان نے کی ہیں، آپ خود اس وقت بیٹھے ہوئے تھے، نہیں سن رہے تھے۔

The House stands adjourned to meet again on Monday, the 31st January, 2022, at 3:30 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 31st January, 2022, at 3:30 p.m.]

Index

Ali Muhammad Khan 27
Ghulam Sarwar Khan 16, 17
Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur 7, 9
Senator Engr. Rukhsana Zuberi 27
Senator Muhammad Qasim 16
Senator Saifullah Abro 16
Senator Shahadat Awan 3
Senator Shaukat Fayaz Ahmed Tarin 39, 40, 41
Senator Syed Shibli Faraz 27, 28
Syed Amin Ul Haque 7, 9
Zaheer ud Din Babar Awan 5, 6
جناب ظہیر الدین بابر اعوان 4
جناب علی محمد خان 17, 19, 20, 21, 22, 23, 24, 27, 32
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ 21
سینیٹر افنان اللہ خان 5
سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری 4
سینیٹر جمالی ثنا 23
سینیٹر روبینہ خالد 23
سینیٹر سعدیہ عباسی 29, 30
سینیٹر سید شبلی فراز 38
سینیٹر سیف اللہ ابڑو 17
سینیٹر شہادت اعوان 4, 6
سینیٹر شیری رحمٰن 34, 35
سینیٹر فاروق حامد نائیک 36
سینیٹر کیشو بائی 20
سینیٹر محمد اکرم 5, 22
سینیٹر مشتاق احمد 2
سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری 35, 36
سینیٹر مولوی فیض محمد 21
سینیٹر میاں رضا ربانی 2, 39
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 37, 39
سینیٹر محمد ہمایوں مہمند 19
سینیٹر مصطفیٰ نواز کھوکھر 33, 34